سیرتِ نبویہ ﷺ

شیخ الاسلام ابوالعباس احمد بن تیمیہؒ
مترجم: مولانا ابومسعود عبدالجبار سلفی

نبوتِ محمدیہؐ کے دلائل و براہین

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ آپ کی نبوت کی واضح دلیل ہے۔ آپ کے اخلاقِ جمیلہ اور اقوال و افعالِ حمیدہ اور آپ کی روشن شریعت بھی آپ کی نبوت کے دلائل میں سے ہے، آپ کی اُمت، اس کا علم اور اس کا دین سب آپ کی نبوت و رسالت کے براہین ہیں اور آپ کی امت کے صلحاءِ کرام کی کرامات بھی آپ کی صداقت کے دلائل سے ہیں اور یہ حقیقت اسی حقیقت جو پر ظاہر ہوگی جو آپ کی پیدائش سے لے کر آپ کی بعثت تک اور آپ کی بعثت سے لے کر آپ کی وفات تک آپ کی سیرتِ طیبہ کا غور سے مطالعہ کرے گا اور آپ کے نسب، شہر، آپ کے اصل اور فصل پر تدبر کرے گا کیونکہ آپ عالم انسانیت میں نسب کے اعتبار سے اشرف ہیں اور آپ کا تعلق خالصتاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس لڑی سے ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے نبوت اور کتاب نازل فرمائی۔

چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام مبعوث ہوئے، وہ انہی کی اولاد میں سے تھے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو دو بیٹے عطا فرمائے: حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحٰقؑ ...... تورات میں بھی دونوں کا ذکر ہے اور تورات میں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے نبی مبعوث ہونے کی بشارت دی گئی ہے اور اولادِ اسماعیل میں آپ ﷺ کے علاوہ کوئی شخص نبوت کی بشارتوں کا حامل نہ تھا۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کے لئے دعا فرمائی تھی کہ ان میں ایسا رسول مبعوث ہو جو انہی میں سے ہو، پھر آپ ﷺ قریش میں سے تھے جو بنو ابراہیم کا برگزیدہ خاندان ہے اور پھر آپ ﷺ بنوہاشم میں سے تھے جو قریش کا حد درجہ محترم قبیلہ ہے اور پھر آپ ﷺ مکہ معظّمہ میں پیدا ہوئے جو اُمّ القریٰ ہے اور اللہ کے ایسے مقدس گھر والا شہر ہے جسے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے بذاتِ خود تعمیر کیا اور لوگوں کو اس کے حج کی دعوت دی۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور سے وہاں حج ہوتا آرہا ہے اور اس حقیقت کا تذکرہ انبیاء کی کتابوں میں موجود ہے۔

آپؐ تربیت اور پرورش کے اعتبار سے تمام لوگوں سے ممتاز تھے، آپ سچائی اور نیکی، عدل وانصاف اور عمدہ اوصاف میں مشہور؛ ظلم وستم، فسق وفجور اور ہر گندے کام سے کوسوں دور رہنے والے تھے، اور اس بات کی گواہی ان لوگوں کی طرف سے دی گئی جو آپ کو نبوت سے پہلے بھی جانتے تھے اور ان لوگوں کی طرف سے بھی جو آپؐ پر ایمان لائے اور پوری زندگی انہوں نے بھی جنہوں نے نبوت ملنے کے بعد آپ

www.KitaboSunnat.com

سے کفر کیا اور آپؐ کے متعلق کوئی ایسی بات سننے یا دیکھنے میں نہیں آئی جس پر انگشت نمائی کی جاسکے؛ آپ کے اقوال میں، نہ افعال میں اور نہ آپ کے اخلاق اور کردار میں۔ زندگی بھر جھوٹ آپ کی زبان سے آشنا نہ ہوا؛ نہ ہی فسق و فجور اور ظلم وستم کا الزام آپ پر لگ سکا۔ آپؐ کی صورت اور سیرت تمام صورتوں سے مکمل اور جامع تھی اور ان خوبیوں پر مشتمل تھی جو آپ کے کمال پر دلالت کرتی ہیں۔ آپؐ اُمی تھے اور اُمیوں کی اس قوم میں تھے جو اہل کتاب کی طرح توراۃ اور انجیل کو نہیں جانتی تھی، نہ آپؐ اور نہ آپ کی قوم اور نہ آپؐ نے لوگوں کے علوم پڑھے اور نہ ان علوم کے ماہرین کے پاس بیٹھے اور جب آپؐ کی عمر مبارک چالیس سال ہوگئی تو آپؐ نے نبوت کا اعلان کیا۔

چنانچہ آپؐ نے تمام کاموں سے نرالا اور عظیم ترین کام کرڈالا، اور ایسا کلام پیش کیا جس کی مثال اگلے پیش کرسکے تھے نہ پچھلے۔ اور ایسے معاملے کی خبر دی جسے آپ کے شہر اور قوم والے جانتے نہ تھے اور نہ ہی زمانوں میں سے کسی زمانے اور ملکوں میں سے کسی ملک میں آپ کے علاوہ کسی اور نے کوئی ایسی چیز پیش کی اور نہ ہی آپ کی طرح کوئی غلبہ حاصل کرسکا اور نہ ہی آپؐ جیسے عجائبات اور دلائل پیش کرسکا، اور نہ ہی کوئی شخص آپ کی طرح اپنی شریعت کی طرف دعوت دے سکا اور نہ کسی کا دین، دلائل و براہین اور قوتِ بازو کے ساتھ آپ کے دین کی طرح آشکارا ہوسکا۔ اور پھر آپؐ کی پیروی بھی انبیاء کرام کے (کمزور پیروکاروں جیسے) لوگوں نے کی اور رؤسا نے آپؐ کو جھٹلا دیا اور آپؐ سے عداوت کی اور ہر طریقے سے آپؐ کو اور آپؐ کے پیروکاروں کو ہلاک کرنے کی کوشش کی جس طرح کہ پہلے انبیا اور ان کے پیرو کاروں کے ساتھ بھی ہوتا رہا۔ اور جن لوگوں نے آپؐ کی پیروی کی، انہوں نے کسی لالچ اور ڈر کی وجہ سے نہ کی تھی کیونکہ نہ تو آپؐ کے پاس مال تھا جو آپؐ انہیں دیتے، نہ ریاستیں تھیں جو انہیں عطا کرتے، اور نہ ہی آپؐ کے پاس تلوار تھی بلکہ تلوار اور مال تو آپؐ کے دشمنوں کے پاس تھا اور انہوں نے آپؐ کے پیروکاروں کو ہر طرح کی تکلیف پہنچائی۔ لیکن انہوں نے اللہ کی خوشنودی کی خاطر صبر کیا اور اپنے دین سے روگردانی نہ کی کیونکہ ان کے دلوں میں ایمان اور معروف کی حلاوت رچ بس چکی تھی۔

اور عرب لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وقت سے لے کر مسلسل مکہ کا حج کرتے چلے آرہے تھے، چنانچہ جب حج کے موسم میں عرب کے قبائل جمع ہوتے تو آپؐ ان کی طرف نکلتے اور ان میں اپنی رسالت کا اعلان کرتے اور انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتے اور جھٹلانے والے کی تکذیب اور بدسلوک کی بدسلوکی اور روگردانی کرنے والی کی روگردانی پر صبر کرتے۔ حتیٰ کہ یثرب والے آپ سے آن ملے۔ وہ یہودیوں کے پڑوسی تھے اور ان کی زبانی آپؐ کے متعلق سنتے رہتے تھے لہٰذا انہوں نے آپؐ کو پہچان لیا، جب آپؐ نے ان کو دعوت دی تو وہ پہچان گئے کہ یہ وہی نبی منتظر ہے جس کی خبر یہود دیتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ وہ آپؐ کی خبریں سن چکے تھے، اس لئے انہوں نے آپؐ کے مرتبہ و مقام کو پہچان لیا

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اِن سالوں میں آپؐ کی دعوت پھیل چکی تھی اور آپؐ کا مشن ظاہر ہو چکا تھا، اس لئے وہ آپؐ پر ایمان لے آئے اور انہوں نے اپنے شہر کی طرف آپؐ کی اور آپؐ کے صحابہ کی ہجرت کا خیر مقدم کیا اور آپؐ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا عہد کرلیا۔ چنانچہ آپؐ کی اور آپؐ کے پیروکاروں کی مدینہ میں ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار مل کر رہنے لگے۔ ان میں سوائے چند اہل یثرب کے اور کوئی بھی ایسا نہ تھا جو دنیاوی ترغیب و ترہیب کی بنا پر ایمان لایا ہو اور چند اہل یثرب جو بظاہر مسلمان تھے، ان میں سے بھی بعض کا اسلام ٹھیک ہو گیا تھا۔

بعد ازاں آپؐ کو جہاد کی اجازت مل گئی اور جہاد کرنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپؐ مکمل ترین صدق وصفا اور عدل و انصاف اور وفاداری کے ساتھ اللہ کے دین کو تھامے رہے۔ آپؐ کی پوری زندگی میں کسی سے ظلم و بدعہدی کا ایک واقعہ بھی پیش نہیں آیا اور نہ کبھی جھوٹ آپ کی زبان سے سرزد ہوا؛ بلکہ آپؐ سب سے راست گو اور سب سے بڑھ کر انصاف پسند اور سب سے بڑھ کر عہد کی پاسداری کرنے والے تھے۔ صلح کی حالت ہو یا جنگ کا سماں، امن کی حالت میں بھی اور خوف کی حالت میں، مالداری کی حالت میں بھی اور تنگدستی کی حالت میں بھی، قلت کی حالت میں بھی اور کثرت کی حالت میں بھی، فتح کی سرشاری ہو یا شکست کی بے قراری، کوئی بھی حالت آپ کو ان اوصافِ کمال سے برگشتہ نہ کرسکی۔ یہاں تک کہ آپؐ کی دعوت اس سرزمین پر چھا گئی جو بتوں کی پرستش اور مدعیانِ اخبارِ غیب کی داستانوں اور خالق کائنات سے کفر اور مخلوق کی فرمانبرداری، سفاکی اور قطع رحمی سے بھر چکی تھی اور وہ لوگ جو آخرت اور دوبارہ جی اُٹھنے کو جانتے نہ تھے، وہ اہل زمین میں سے ایسے عالم، فاضل اور دیندار اور عابد و زاہد بن گئے کہ جب شام کے نصرانیوں نے انہیں دیکھا تو پکار اٹھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے حواری ان سے بڑھ کر نہ تھے۔ ان کے علم وعمل کے آثار بھی موجود ہیں اور دوسروں کے بھی، اور اہل عقل دونوں کے درمیان فرق کو خوب جانتے ہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کشور کشائی، پیروکاروں کی اطاعت اور مال و جان سے بھی بڑھ کر محبت کے باوجود اس حال میں فوت ہوئے کہ گھر میں ایک درہم بھی موجود نہ تھا، نہ کوئی بکری نہ اونٹ، سوائے اپنے خچر اور ہتھیاروں کے اور آپؐ کی ڈھال، تیس وسق جَو جو آپ نے گھر والوں کے لئے خریدے تھے، کے بدلے ایک یہودی کے ہاں گروی پڑی تھی۔ آپؐ کے پاس مالِ فئ کی جاگیر تھی جس سے آپ ﷺ اپنے گھر والوں کا خرچہ پورا کرکے باقی مسلمانوں کی ضروریات پر خرچ کردیتے تھے، اس کے متعلق بھی آپؐ نے حکم دیا کہ وہ صدقہ ہے، اس سے میرے وارثوں کو کچھ نہ ملے گا، علاوہ ازیں آپ ﷺ کے ہاتھ پر اتنے عجیب وغریب معجزات اور کرامات ظاہر ہوئیں کہ یہ مضمون ان کی تفصیل کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

آپ ؐ وحی کے ذریعے انہیں حال و مستقبل کی خبریں دیتے ؛ نیک کام کا حکم دیتے، برے کاموں سے روکتے، طیبات کو حلال کرتے، خبائث کو حرام ٹھہراتے ، اس طرح آہستہ آہستہ اپنی شریعت کو نافذ کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ نے ان کے ذریعے اپنے دین کو مکمل کر دیا اور آپ ؐ کی شریعت اس طرح مکمل ہو گئی کہ ہر اس نیکی کا حکم دے دیا گیا جسے انسانی ذہن نیکی سمجھتے ہیں، اور ہر اس برائی سے روک دیا گیا جسے عقلیں برائی تصور کرتی ہیں۔آپ ؐ نے کسی ایسی بات کا حکم نہیں دیا کہ جواب یہ ملا ہو کہ کاش آپ ؐ حکم نہ دیتے اور کسی ایسی چیز سے نہیں روکا کہ لوگوں کی طرف سے جواب ملا ہو: کاش آپ ؐ اس سے نہ روکتے اور آپ ؐ نے طیبات کو حلال کیا تو اس میں سے اتنی زیادہ چیزیں حرام نہیں کیں جتنی دوسروں کی شریعت میں ہوئیں، آپ ؐ نے خبائث کو حرام کیا تو ان میں بھی اس قدر خبائث حلال نہیں کی گئیں جتنی دوسری شریعتوں میں حلال کر دی گئیں۔

آپ ؐ کے اندر گذشتہ انبیا کی خوبیاں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ چنانچہ توراۃ، انجیل اور زبور میں، اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور یومِ آخرت کے متعلق جو خبریں بیان ہوئی ہے، آپ ؐ نے انہیں ہر اعتبار سے مکمل طور پر پیش کیا ہے اور ایسی چیزوں سے بھی آگاہ فرمایا جو ان کتابوں میں موجود نہیں ہیں۔مزید برآں اگر ان کتابوں میں کسی طور پر عدل کے وجوب ،انصاف پر فیصلے کرنے اور فضائل اپنانے اور عبادات کرنے کی ترغیب ہے تو آپ ؐ نے بھی یہ چیزیں بیان کی ہیں اور ان سے بدرجہا بہتر انداز میں بیان کی ہیں۔اور جب کوئی عقلمند انسان آپ ؐ کی مشروع کردہ عبادات اور دیگر اُمتوں کی مشروع عبادات پر غور کرے گا تو اسے طریقہ محمدیہ ؐ کی فضیلت اور اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ہو جائے گا، اسی طرح ہی حدود و احکام اور دیگر مشروع معاملات پر غور کرنے سے اسے آپ ؐ کی شریعت کا پلڑا وزنی نظر آئے گا۔

اور آپ ؐ کی امت ہر فضیلت میں، تمام اُمتوں سے بڑھ کر ہے اور جب امتِ محمدیہ ؐ کے علم کا تمام اُمتوں کے علم سے مقابلہ کیا جائے تو اس کے علم کی فضیلت آشکارا ہو جائے گی۔اور جب امتِ محمدیہ کے دین، ان کی عبادت اور ان کی اطاعت فرمانبرداری کا مقابلہ دوسری امتوں سے کیا جائے گا تو پتہ چل جائے گا کہ یہ اُمت دوسروں سے زیادہ دیندار ہے۔اور جب ان کی شجاعت، جہاد فی سبیل اللہ اور اللہ کی خاطر تکالیف برداشت کرنے کا مقابلہ دیگر امتوں سے کیا جائے تو پتہ چل جائے گا کہ امتِ محمدیہ ؐ سب سے بہادر اور دلیر ہے۔اور جب اس کی سخاوت، صدقہ و خیرات، دلی طہارت اور درگزر و معافی کا موازنہ دیگر امتوں سے کیا جائے گا تو یہ ان سے زیادہ سخی اور زیادہ کریم النفس نظر آئے گی۔اور آپ ؐ کے امتیوں کو یہ خوبیاں آپ ؐ ہی کی بدولت نصیب ہوئیں اور انہوں نے آپ ؐ سے ہی سیکھیں، کیونکہ آپ ؐ نے ہی ان کو حکم دیا تھا کہ وہ اپنے اندر یہ خوبیاں پیدا کریں، اس لئے کہ وہ آپ ؐ سے پہلے کسی ایسی کتاب کے پیروکار نہ تھے جس کی آپ ؐ تکمیل کرنے آئے ہوں جس طرح کہ حضرت عیسیٰ تورات کی تکمیل کیلئے آئے۔

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت مسیح یسوع علیہ السلام کے پیروکاروں کے فضائل و محاسن اور ان کے علوم کے کچھ حصے تورات سے، کچھ زبور سے اور کچھ گذشتہ نبوتوں اور کچھ مسیح علیہ السلام سے اور کچھ ان کے حواریوں اور حواریوں کے حواریوں سے ماخوذ تھے اور انہوں نے فلاسفہ وغیرہ کے اقوال سے بھی فائدہ اٹھایا تھا اور جب انہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کے دین میں تحریف کرنا شروع کی تو کفار کی ان باتوں کو بھی دین مسیح میں داخل کردیا جو صریحاً ان کے دین کے خلاف تھیں۔ جبکہ سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ ﷺ کے امتی آپؐ سے پہلے کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے، بلکہ ان کی اکثریت، آپؐ ہی کی بدولت حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، توراۃ انجیل اور زبور پر ایمان لائے، کیونکہ آپؐ نے انہیں تمام گذشتہ انبیا پر ایمان لانے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان پر نازل شدہ کتابوں کو تسلیم کرنے کا حکم دیا اور انہیں انبیا کے درمیان تفریق کرنے سے روکا، آپؐ جس کتاب کو لے کر مبعوث ہوئے ہیں، اس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَا اُنْزِلَ اِلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَا اُوْتِيَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى وَمَا اُوْتِيَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ، فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَا آمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا هُمْ فِيْ شِقَاقٍ، فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ﴾ (البقرۃ:۱۳۶،۱۳۷)

''تم کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس کلام پر بھی جو ہماری طرف نازل ہوا اور اس پر بھی جو ابراہیمؑ اسماعیلؑ و اسحاقؑ و یعقوبؑ اور ان کی اولاد کی طرف نازل ہوا اور اس پر بھی جو موسیٰ و عیسیٰ کو عطا ہوا اور اس پر بھی جو تمام انبیا اپنے ربّ کی طرف سے دیئے گئے۔ ہم ان کے درمیان کسی طرح کی تفریق نہیں کرتے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں۔ اگر وہ بھی اسی طرح ایمان لے آئیں جس طرح تم ایمان لائے تو وہ ہدایت یافتہ ہوگئے اور اگر وہ پھر جائیں تو وہ سرسرا کم بختی میں ہیں اور عنقریب اللہ ہی ان سے نپٹے گا اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔''

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿آمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلَائِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ...... لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ، رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ﴾ (البقرۃ:۲۸۵)

www.KitaboSunnat.com

''رسولؐ اس چیز پرایمان لایا جو اس پر اس کے ربّ کی طرف سے نازل ہوا اور مؤمنین بھی، وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، ہم اس کے رسولوں میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے، اور وہ کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، اے ہمارے ربّ ہم تجھ سے مغفرت کے طلبگار ہیں اور تیری طرف لوٹنا ہے...... اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے بڑھ کر (شرع کا بوجھ اٹھانے کی) تکلیف نہیں دیتا، اس کے لئے وہی ہے جو اس نے کمایا اور اس پر اتنا ہی (بار) ہے جتنا اس نے کمایا...... اے ہمارے ربّ! اگر ہم بھول جائیں یا خطا کربیٹھیں تو ہمارا مؤاخذہ نہ فرما اور ہم پر اس طرح بوجھ نہ ڈال جس طرح تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا۔ اے ہمارے ربّ! ہمیں اس بوجھ کے اٹھانے کی تکلیف نہ دے جس کی ہم میں طاقت نہیں ہے اور ہمیں معاف فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہمارا مولیٰ ہے، تو کافروں کی قوم پر ہماری نصرت فرما''

[ماخوذ از الجواب الصحیح لمن بدّل دین المسیح ...... امام ابوالعباس احمد بن عبدالحلیم ابن تیمیہؒ]

قارئین سے دعا کی درخواست ہے!

- اسلامک ویلفیئر ٹرسٹ (خواتین ونگ) کی وائس پریزیڈنٹ مسز عصمت لطیف ۲۳/ اپریل ۲۰۰۲ء کو کینسر کے مرض میں وفات پا گئیں، آپ ٹرسٹ کی نہایت مخلص اور سرگرم رُکن تھیں۔ مرحومہ نے قرآنِ کریم کا تفسیر وترجمہ مسز رضیہ مدنی سے پڑھا اور تکمیل کے بعد سے اپنے آپ کو قرآن کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ لاہور میں 'الہدیٰ انٹرنیشنل' کی سرگرمیوں میں آپ شرکت کیا کرتیں۔ ادارہ جناب جنرل (ر) راحت لطیف کے غم میں برابر کا شریک ہے۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اور ان کی اولاد کو صبر واستقامت عطا فرمائیں اور مرحومہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں۔ آمین!
- جامعہ لاہور الاسلامیہ کے شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی حفظہ اللہ کی آنکھوں کا آپریشن اسی ماہ ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے آپ ان دنوں جامعہ میں تدریس نہیں کر رہے، فتویٰ نویسی کا کام بھی متاثر ہے، اللہ تعالیٰ انہیں شفاءِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!
- ماہنامہ محدث کی اشاعت وترسیل میں سرگرم پیرانہ سال کارکن عبدالغفار کے والد ۸۰ برس کی عمر میں وفات پاگئے، اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور مرحوم کی غلطیوں، کوتاہیوں کو معاف فرمائیں
- جامعہ لاہور الاسلامیہ کے فاضل، حافظ عبدالوحید مدیر ہفت روزہ 'الاعتصام' کے والدِ گرامی کی وفات پر ادارہ ان سے تعزیت کرتا ہے۔ قارئین سے دعائے مغفرت کی درخواست ہے۔

www.KitaboSunnat.com